تاریخ گواہ ہے کہ بنی نوع انسان پر جب بھی تباہی و بربادی کا وقت آیا تو اُس تباہی اور ہلاکت میں اُسکا اپنا ہی ہاتھ رہا۔ خواہ اپنے ہی گناہ کے سبب سے یا جھوٹی طاقت کے نشے میں۔

لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ انسان نے اِس تباہی و بربادی سے کبھی عبرت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ بلکہ جُوں جُوں وہ ترقی کی منزلیں طے کرتا جا رہا ہے تُوں تُوں وہ اپنی تباہی اور ہلاکت کے سامان بھی پیدا کرتا جا رہا ہے۔
نظر اُٹھا کر دیکھ لیجئے! آج دُنیا میں ہر طرف جنگ کے ہولناک بادل منڈلا رہے ہیں۔ انسان نے اپنی تباہ کاری کیلئے مُہلک سے مُہلک گولہ بارود تیار کر لیا ہے اور چاہتا ہے کہ کمزور انسان کے زندہ رہنے کے سارے حقوق توپ کے دہانے پر رکھ کر انسانی حقوق کی دھجیاں بکھیر دے۔
وہ بھول چکا ہے کہ ماضی میں جنگ کی تباہ کاریوں نے کتنے معصوم اور بے گناہ انسانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ آج کتنے ہی اپاہج اور مفلوج انسان جنگ کے زخم سینے سے لگائے دیکھنے والوں کو جنگ کی تباہ کاری کا زندہ ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ جن کو دیکھ کر روح کانپ کانپ اُٹھتی ہے۔ لیکن یہ کسک اور تڑپ وہی محسوس کر سکتا ہے جس کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل ہے۔ پتھر دل بھلا اِس درد کو کیا سمجھے گا۔ لیکن آج بھی ایک طبقہ ایسا ہے جو امن و صُلح کا پرچم ہاتھ میں لئے باہمی محبت اور بھائی چارے کا نعرہ بلند کر رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خوفِ خدا رکھنے کے ساتھ ساتھ دردمند دل بھی رکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گولہ بارود کسی بھی مسئلے کا حل نہیں ہے۔ بلکہ اِس سے بنی نوع انسان کی تباہی و بربادی کے سوا کوئی اور نتیجہ نہیں نکل سکتا۔
کسی بھی مسئلے کے بارے میں اختلاف یا باہمی رنجش کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ لیکن اِس کا حل جنگ یا ہلاکت کی صورت میں ہرگز نہیں بلکہ پیار و محبت اور صُلح و آشتی سے ایک دوسرے کے دل جیتنے میں ہے۔ جس طرح یعقوب نے اپنے اخلاق و کردار سے قہر و غضب میں بھرے ہوئے اپنے بھائی عیسو کے پتھر دل کو موم کی طرح پگھلا کر رکھ دیا۔
آپ نے ہمارے پچھلے پروگرام میں سُنا کہ عیسو ۴۰۰ آدمیوں کو ہمراہ لے کر یعقوب سے اپنا انتقام لینے بڑھا چلا آ رہا تھا۔ لیکن یعقوب نے اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دیا بلکہ اُس نے اپنے بھائی کے غیظ و غضب کو ٹھنڈا کرنے کیلئے صُلح کا ہاتھ بڑھایا۔

تاکہ تباہی و بربادی کا موقع ہی نہ آئے۔ اِس بات کا عیسوؔ پر بہت گہرا اثر
پڑا اور جو شخص جنگی ساز و سامان سے لیس ہو کر اپنا انتقام لینے آیا تھا
وہ صُلح۔ امن اور بھائی چارے کی فضا میں رُخصت ہوا۔

"اِس واقعے کے بہت عرصے بعد انہوں نے اپنے باپ کے کفن دفن میں ایک دوسرے
کے ساتھ تعاون کیا"۔ یہ ہے صُلح۔ امن اور بھائی چارے کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت
لیکن اِس کے برعکس تباہی۔ ہلاکت اور انتقام ذہنی پستگی کی نشانی ہے۔

بائبل مقدس میں رومیوں ۱۲ باب ۱۷ سے ۲۰ آیت میں اِس موقعے کی
مناسبت سے کیا خوبصورت بات لکھی ہوئی ہے۔ "بدی کے عوض کسی سے بدی نہ کرو
جو باتیں سب لوگوں کے نزدیک اچھی ہیں اُن کی تدبیر کرو۔ جہاں تک ہو سکے تم اپنی
طرف سے سب آدمیوں کے ساتھ میل ملاپ رکھو۔ اے عزیزو! اپنا انتقام نہ لو
بلکہ غضب کو موقع دو کیونکہ یہ لکھا ہے کہ خداوند فرماتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے
بدلہ میں ہی دوں گا بلکہ اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُسکو کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہو تو اُسے
پانی پلا کیونکہ ایسا کرنے سے تو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائے گا۔"

"پھر خدا کے بلاوے پر یعقوب یعنی اِسرائیل بیت ایل کی زیارت
کیلئے رُخصت ہوا۔ بیت لحم کے قریب اُسکی چہیتی بیوی راخل بنیمین کو جنم دیتے
ہوئے وفات پا گئی۔ اب اُس کے بیٹے اپنے تشدد کی وجہ سے اُسکی جان کو ستاتے
تھے۔ اُسکی چہیتی بیوی کا پیارا بیٹا یوسف اُس سے ۲۰ سال کیلئے بچھڑ گیا۔
مصر کے عجیب غریب حکمران نے اِسرائیل کے بیٹے بنیمین کو طلب کیا۔ ظلمت کے اُن دنوں میں بھی یعقوب
یعنی اِسرائیل نے خدا کا ہاتھ نہ چھوڑا۔ اِس عرصے کے دوران جہاں بھی وہ رہا اُس نے قربان گاہیں
بنائیں اور ابرہام اور اضحاق کے خدا کے عہد کو پکارا۔ جلاوطنی، مصیبت اور عہد کی امید
اُسکی سیرت پر اثر انداز ہوئی۔"

یعقوب اِسرائیل بن چکا تھا اور اِسرائیل رفتہ رفتہ نرم مزاج بنا۔ یہ اُسکی زندگی کا حسین ترین
مرحلہ تھا۔ آخرکار بادل چھٹ گئے۔ یوسف اور بنیمین اُسے دوبارہ مل گئے۔ اُسکی زندگی
کا سورج صُلح و سلامتی کی حالت میں مصر میں غروب ہوگیا اور حبرون میں اُسکی ہڈیاں اپنے
آبائی مقبرے میں اپنے باپ دادا کی ہڈیوں کے ساتھ دفن ہوئیں۔"

گو یعقوب ہمارے لئے آج یادِ رفتگاں بن چکا ہے لیکن اُسکی زندگی کے نشیب و فراز
ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ کیا ہمارا کوئی بھائی ہماری ہی وجہ سے
بھٹکا ہوا تو نہیں؟ کیا ایسا تو نہیں کہ ہماری محبت اسقدر ٹھنڈی پڑ گئی ہے کہ
اُس نے دو بھائیوں کے درمیان جدائی کی دیوار کھڑی کر دی ہے؟
کیا ایسا تو نہیں کہ ہماری وجہ سے ہنستا مسکراتا گھر لڑائی کا میدان بن گیا ہے؟
کیا ہم نے کبھی اُس دن کے بارے میں سوچا ہے جس دن ہمارا حساب ہوگا؟
اے بندے غفلت سے جاگ، گناہوں سے توبہ کر اور اُس مسیح کو پہچان جس کے ہاتھ
میں سچائی کا ترازو ہوگا۔ اُس کے سامنے ہمارے اعمال کھلی کتاب کی طرح کھلے پڑے
ہیں۔ اپنے روٹھے ہوئے بھائی کو منالے۔ اُسے بڑھ کر گلے سے لگالے تاکہ ہمارے
خداوند یسوع کا جلال اور گواہی ظاہر ہو۔ کیونکہ وہی زندوں اور مُردوں کا انصاف
کرے گا اور اُسی کے ہاتھ میں سچائی کا ترازو ہوگا۔

S.NO.8 DUR.0.16 , 3.59 ≠ گیت

ے کھل جائیں گی کتابیں جس دن حساب ہوگا۔
سچائی کا ترازو یسوع کے ہاتھ ہوگا۔

اگلی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ یعقوبؑ نے کِس طرح اپنے بھائی
عیسوؑ کی انتقامی کیفیت کو پیار محبت اور بھائی چارے میں تبدیل کر دیا
اگر وہ بھی عیسوؑ کی طرح غیظ و غضب کا مظاہرہ کرتا تو حالات نے کوئی اور
ہی رُخ اختیار کیا ہوتا لیکن اُس نے اپنی محبت اور نرم مزاجی سے آگ بگولہ
بھائی کا دل جیت لیا۔

لیکن ایک بار پھر پہلوٹھے کا حق بھائیوں کے درمیان
جُدائی اور نفرت کا باعث بن گیا۔ بھائیوں کا ظلم اپنی انتہا کو چھونے لگا۔
اور فتح پھر باہمی محبت، نرم مزاجی اور بھائی چارے کی ہوئی اور
انتقام اپنی ہی آگ میں جل کر راکھ ہو گیا۔ ہم اپنے اگلے پروگرام میں
آپکو یعقوبؑ کے بیٹے یوسفؑ کی دردناک زندگی کے بارے میں کچھ بتائیں گے۔
ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں
کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلام الہٰی
میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے۔
اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ
سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت بھولیئے گا۔
بہنو اور بھائیو! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے
کیلئے اور کلام الہٰی کے گہرے مطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے
نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں
تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر ۴ طلب کریں۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس
پروگرام کے آخر میں کریں گے۔
یہ مسودہ آپکو
تقریباً چھ ہفتے میں مل جائے گا۔
اِس کے ساتھ ہی پروگرام کا
وقت اب ختم ہوا۔ اجازت دیجیے۔
خدا حافظ